انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

DAILY
AL FAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۶ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھش/ ۱۲ | یکم رجب ۱۳۵۹ھ | ۶ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۷۷

مولوی محمد علی صاحب کی انتہائی دُرشت کلامی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف مولوی محمد علی صاحب یوں تو ہر وقت ہی بھرے بیٹھے رہتے ہیں۔ لیکن قبولیتِ دُعا کے متعلق ان کے اخبارات کے جواب میں حضور کے یہ الفاظ پڑھکر تو وُہ بالکل ہی آپے سے باہر ہو گئے ہیں۔ کہ:۔

"ہمیں تو کوئی ضد نہیں۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تردید نہ کرو۔ آپ کی تائیدات۔ اور نصرتوں کا حامل بے شک مولوی محمد علی صاحب یا اپنے کسی اور لیڈر کو ثابت کرو۔ اور اسے پیش کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دُعاؤں کو سنتا ہے۔ صرف مجھ پر اعتراضات کر دینا کافی نہیں"

دراصل قبولیتِ دُعا کا معاملہ ہی ایسا ہے۔ کہ اس کے مطالبہ پر مولوی صاحب انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرنے پر مجبور تھے کیونکہ وُہ خدا تعالیٰ کی اس تائید و نصرت سے ہمیشہ محروم رہے۔ اور محروم ہیں۔ جو قبولیتِ دُعا کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زندہ اور حي و قیوم خدا سے تعلق کا بہت بڑا ثبوت قرار دیا ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر مولوی صاحب کے غصہ کی وجہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آئے دن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دُعا کے نشانات ظاہر کر کے مومنین کو اپنے ایمان کو تازہ کرنے کا موقعہ عطا فرماتا رہتا ہے۔ اور یہ بات مولوی صاحب کے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں یہ اعلان فرمایا۔ کہ:

"مجھے تو یقین کامل ہے۔ کہ اگر انگریز سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دُعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا"

تو مولوی صاحب کے اخبار "پیغام صلح" اور "لائٹ" نے جی بھر کے تمسخر اڑایا۔ اور اب ثابت ہو گیا ہے۔ کہ مولوی صاحب کے ایما سے ایسا کیا گیا۔ کیونکہ مولوی صاحب نے ان کی اس حرکت کو "اسلام کی عزت کو بچانے کے لئے" بتایا ہے۔

پس جبکہ مولوی صاحب اتنا برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے متعلق قبولیتِ دُعا کے رنگ میں کوئی نشان ظاہر ہو۔ تو وُہ یہ کیونکر گوارا کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں بالمقابل دُعا کرنے کے لئے بلایا جائے۔ اور وُہ خاموش رہیں۔ یا متانت اور سنجیدگی کے ساتھ جواب دیں۔ پس چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہم خیالوں کو مخاطب کر کے یہاں تک فرما دیا۔ کہ:۔

"وُہ میرے مقابلہ پر اپنے امام۔ یا لیڈر کو پیش کریں۔ اور کہیں کہ اس کے ذریعہ اُن فضلوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اگر واقعی خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ آئندہ کے امور کے متعلق خبریں ظاہر کرے۔ اور اس کی دُعاؤں کو غیر معمولی طور پر سُنے۔ تو ہم مان لیں گے۔ کہ ہم کو غلطی پر تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہے۔" اور یہ مولوی صاحب کے بس کی بات نہیں۔ انہیں اس کوچہ میں دخل ہی نہیں۔ اس لئے انہوں نے اس بارے میں ہنسی تمسخر اور سخت کلامی کا وہ مظاہرہ کیا۔ جو اس قسم کے ان کے تمام سابقہ مظاہروں سے بڑھا ہوا نظر آتا ہے ناظرین اس کی کسی قدر جھلک ذیل میں ملاحظہ کریں۔ اور اندازہ لگائیں۔ کہ قبولیتِ دُعا ایسے مسئلہ میں جو اسلام کی جان ہے۔ مولوی صاحب کس معقولیت کے ساتھ خامہ فرسائی فرما رہے ہیں:۔

مضمون کے ابتداء میں ہی یہ ذکر کرتے ہوئے کہ انہیں قبولیتِ دُعا کے نشان کے لئے چیلنج دیا گیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"اس خوش فہمی کے قربان جائیں جس کا شکار پیر اور مرید دونوں واقعہ ہوئے ہیں"

اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں:۔

"قادیان کی جو بات ہے انوکھی جناب میاں صاحب کے دعوے بھی انوکھے۔ اور مریدین کا اس پر ایمان بھی دنیا بھر سے نرالا"

"میاں صاحب نے دُعا اور اس کی قبولیت کو کھیل بنا دیا ہے"

۲ تمسخر کا رنگ ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔

"گویا میاں صاحب اور خدا ایک جگہ بیٹھے تھے۔ اور جب خدا نے دیکھا۔ کہ خلیفہ کے نام دُعا کا خط لکھا گیا ہے۔ فوراً خلیفہ کو دُعا کی تحریک کرا دی"

افسوس۔ مولوی صاحب جوشِ استہزاء میں خدا تعالیٰ کے اس کلام کو بھی نظر انداز کر گئے۔ کہ فانّی قریب۔ میں انسان کے بالکل قریب ہوں۔ دوسری جگہ فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ کہ میں تو شاہ رگ سے بھی زیادہ انسان کے قریب ہوں جب خدا تعالیٰ اپنے ہر بندے کے اتنا قریب ہے، تو یہ کہنے کے کیا معنی کہ "گویا میاں صاحب اور خدا ایک جگہ بیٹھے تھے"!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) حضرت امیر المومنین کے کلام میں تضاد ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔" اس کے متعلق ہر شخص یہی کہنے پر مجبور ہے۔ کہ اسے اپنے حواس پر قابو نہیں۔" پھر لکھتے ہیں" اللہ اکبر یہ کیسا ظالم انسان ہے"

(۴) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خلاف لکھتے ہوئے خدا تعالےٰ کی قدوسیت کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں (۱) "اللہ میاں گویا میاں صاحب کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح ہیں" (۲) "خلیفہ خود ہی خدا ہے۔ اور خدا بھی ایسا جس کے نزدیک عدل و انصاف کی کوئی وقعت نہیں"

(۵) دعا کا مقابلہ ایک ایسا امر تھا۔ جس پر سنجیدگی سے غور کرنا اور خشیت الٰہی کو پیش نظر رکھنا چاہیئے تھا۔ لیکن مولوی صاحب نے اس بارے میں سب سے زیادہ شعلہ افشانی کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔" اگر فی الواقع دعا کے مقابلہ کا شوق ہے۔ تو اس کے پورا کرنے کے لئے خود خلیفہ صاحب کے گھر میں ان کے سابق مرید مخلص حکیم عبد العزیز موجود ہیں۔ جو بڑے بڑے نشان دیکھ کر ہی بار بار خلیفہ صاحب کو مباہلہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں خلیفہ صاحب بھیگی بلی بنے بیٹھے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے"

(۶) اپنے ترجمہ قرآن پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی نکتہ چینی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔" اس پر نکتہ چینی کرنا جس کی قبولیت الہاماً بھی معلوم ہو گئی۔ اور دنیا میں اسے قبولیت دے کر خدا کے فضل نے بھی اس الہام کی سچائی کو ظاہر کر دیا۔ گندگی پر مونہہ مارنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ جس کی قسمت میں یہ ہو۔ اللہ تعالےٰ ہی اس کو اس سے باہر نکالے۔ تو نکالے۔ کسی انسان کے اختیار کی یہ بات نہیں" انا للہ وانا الیہ راجعون:

مولوی صاحب کے مذکورہ فقرات اسی ترتیب سے پیش کئے گئے ہیں جس سے انہوں نے اپنے مضمون میں لکھے۔ اور ان سے ظاہر ہے کہ گو ابتدا ہی میں انہوں نے سخت کلامی شروع کر دی لیکن جوں جوں آگے بڑھتے گئے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ تیز ہوتے گئے۔ حتیٰ کہ ان کے قلم سے وہ الفاظ نکل گئے جن سے بڑھ کر ناپاک الفاظ نہیں ہو سکتے۔ باوجود اس کے انہیں شکایت ہے۔ کہ انہیں "پیغامی" کیوں کہا گیا ہے۔ حالانکہ یہ کوئی گالی نہیں بلکہ پیغام صلح میں جو قبولیت دعا کے خلاف مضامین چھپے۔ اس سے تعلق رکھنے والوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔

مولوی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ ہم اس کے متعلق سوائے اس کے کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کہ جو شخص اپنی زبان اور قلم کو ایسے الفاظ سے آلودہ کرتا ہے۔ اور جس کے دماغ میں ایسے الفاظ ڈھلتے ہیں۔ اس کا قبولیتِ دعا کے نشان سے محروم رہنا لازمی بات ہے۔

تحریک جدید کے جلسے اور موعودہ چندہ کی ادائیگی

تحریک جدید کے سالانہ جلسوں کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ ۱۱ اگست کو منعقد کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کے تمام مطالبات پیش کر کے ان پر عمل کرنے کی مزید تحریک کی جائے تاکہ اگر اس بارے میں کسی قسم کی سستی پیدا ہو چکی ہو۔ تو وہ دور ہو جائے۔ لیکن اس جلسہ سے قبل مردوں عورتوں اور بچوں کے علیحدہ علیحدہ جلسے بھی کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کے مطالبات کی اہمیت پیش کی جائے۔ امید ہے۔ کہ تمام جماعتیں حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مصروف ہوں گی۔ اور تحریک جدید کے موعودہ چندہ کی ادائیگی کے لئے خاص کوشش کر رہی ہوں گی۔ وعدہ کرنے والے وہ اصحاب جو ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ انہیں چاہئے کہ ۱۱ اگست سے پہلے پہلے رقم ارسال کر کے ثواب عظیم حاصل کریں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل سوا گیارہ بجے کی گاڑی سے مع حرم ثالث سیدہ ام وسیم احمد اور بعض صاحبزادگان لاہور تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور خان میر صاحب افغان حضور کے ہمراہ گئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دردِ شکم اور اسہال کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب دورۂ بندش پیشاب سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

نقشہ ماحول قادیان تیار ہے

چند دن ہوئے میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ میں نے ایک نقشہ ماحول قادیان تیار کیا ہے۔ اب یہ نقشہ چھپ کر آ گیا ہے۔ اس نقشہ میں قادیان کے اردگرد کا دس دس میل تک کا علاقہ دکھایا گیا ہے۔ اور دیہات کی حدود اور اہم راستہ جات اور نہروں کے علاوہ تھانوں اور ذیلوں کے صدر مقام موٹروں کے اڈے اور ڈاک بنگلے اور سکول وغیرہ دکھائے گئے ہیں۔ اور سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ نقشہ میں ہر گاؤں کے متعلق یہ اندراج کیا گیا ہے۔ کہ اس میں کس قوم کی آبادی ہے۔ باوجود بڑی محنت اور خرچ کے قیمت بہت واجبی رکھی گئی ہے یعنی مجلد نقشہ جو کتابی صورت میں تہہ ہو کر جیب میں رکھا جا سکتا ہے۔ اور نقشہ کے نیچے کپڑا لگا ہوا ہے۔ چھ آنے فی نقشہ اور غیر مجلد سادہ نقشہ تین آنے فی نقشہ۔ مرکز احمدیت کے ماحول کے مطالعہ کی خواہش رکھنے والے احباب فوراً طلب فرمائیں۔ یہ نقشہ تبلیغ اور تنظیم اور خرید اراضیات کے کام کے لئے یکساں مفید ہو سکتا ہے محصولڈاک قیمت کے علاوہ ہو گا۔ خاکسار۔ مرزا بشیر احمد قادیان

انصار میں نام لکھانے والوں کے لئے اعلان

چونکہ بعض احباب نے بیرونجات سے انصار اللہ میں شامل ہونے کے لئے میرے نام درخواست بھیج دی ہے۔ اس لئے یہ اعلان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایسی درخواستیں قادیان بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیرونجات کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ انصار اللہ کی مجالس قائم کریں۔ اور اس نیک تحریک میں طوعی طور پر شامل ہو کر ثواب حاصل کر سکیں۔ اور انصار اللہ کے کام اور قواعد کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ مدنظر رکھیں۔ جو الفضل یکم ماہ ظہور میں شائع ہو چکا ہے۔ خاکسار شیر علی عفی عنہ

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی جلال الدین صاحب شمس انگلستان کے تمام احمدیوں کی خیر و عافیت کے لئے (۲) محمد شجاعت علی صاحب پٹیالہ اپنے لڑکے حمایت علی کی صحت کے لئے (۳) سید احمد علی سیالکوٹی قادیان اپنی لڑکی حمیدہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور جماعت احمدیہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ایک مضمون کا جواب

از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ پلیڈر ۔ گجرات

۲

یہ سوال کہ میرے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "قوتِ قدسی" کا بالواسطہ فیضان قیامت تک جاری ہے۔ یا نہیں اور کیا حضورؐ کی "قوتِ قدسی" ختم ہو چکی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب اُسی ٹریکٹ کے اسی صفحہ پر (جس کا حوالہ ڈاکٹر صاحب نے دیا ہے) یہ موجود ہے:۔

"گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل کے انبیاء کی پیروی سے انسان کو مقام صدیقیت سے بڑھ کر اور کچھ نہ مل سکتا تھا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔ کہ آپ کی پیروی کرنے والوں کو نبوت بھی مل سکتی ہے۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ کیونکہ کسی اور نبی کی پیروی انسان کو نبی نہیں بنا سکتی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کا اسقدر عظیم الشان فیضان ہے۔ کہ آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی، نبی تراش ہے"

یہ عبارت اُس تیرہ سو برس کے زمانہ میں نبی نہ آنے والے سوال۔ اور اس کے جواب سے صرف آٹھ سطور اُوپر اُسی ٹریکٹ کے اُسی صفحہ پر موجود ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "قوتِ قدسی" کا عظیم الشان فیضان اب بھی جاری ہے۔ اور وہ اسی رنگ میں جاری ہے۔ کہ آپ کی "قوتِ قدسی" سے نبوت مل سکتی ہے۔ اور "قوتِ قدسی" کی یہ شان کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ مگر باوجود اس کے ڈاکٹر صاحب کو یہاں تک لکھنے کی جرأت ہوگئی۔ "یہ قادیانی سپوت (یعنی خاکسار خادم) فیضانِ محمودیہ کے زندہ نمونے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی "قوتِ قدسی" اور فیضانِ روحانیت کو ختم کرکے ایک نئے نبی کی ضرورت کو دُنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ محمد رسول اللہ جیسے زندہ نبی کو نعوذ باللہ مُردہ بنانے والے حضرت مسیح موعود کے متبع نہیں۔ بلکہ مخالف۔ اور دُشمن ہیں" "پھر خادم صاحب ایک وکیل کی حیثیت سے جماعت کا نمائندہ بن کر دُنیا کے سامنے یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم کی قوتِ قدسی ختم ہوگئی۔ ان کی نبوت مُردہ ہو چکی۔ اس لئے اب نئے نبی کی ضرورت ہے"

ڈاکٹر صاحب کی جرأتِ بیجا

مجھے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی اس جرأت پر رہ رہ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب اُسی ٹریکٹ میں مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "قوتِ قدسی" کے اس پہلو کو کہ آپ کے بعد کس قسم کی نبوت جاری ہے؟ صاف اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ کہ حضورؐ کے بعد نبوت محض حضورؐ کی پیروی اور فرمانبرداری ہی سے مل سکتی ہے۔ تو پھر کیوں انہوں نے اگلی سطور سے وُہ بے حقیقت نتیجہ جو میرے سارے مضمون کے منشا اور مفاد کے خلاف تھا۔ نکال کر اُسے شائع کر دیا

ایک اور ثبوت

میں نے اپنے زیر بحث ٹریکٹ کے صفحہ چار کی (جس کا حوالہ ڈاکٹر صاحب نے دیا تھا) ایک عبارت اوپر نقل کی ہے جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کے فیضان کو جاری مانتا ہوں۔ اور آئندہ کے لئے نبوت کو حضورؐ کی پیروی پر منحصر یقین کرتا ہُوں۔ مگر مزید وضاحت کے لئے اس ٹریکٹ کے پہلے نمبر کی بھی ایک عبارت نقل کر دیتا ہُوں۔ جو یہ ہے:۔

"ہمارا ایمان ہے۔ کہ قرآن مجید آخری شریعت ہے۔ اُس کے بعد قیامت تک کوئی شریعت نازل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کوئی ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو نئی شریعت لائے۔ یا قرآن مجید کے کسی حکم کو منسوخ کرے۔ ہاں ایسا نبی جو قرآن مجید پر عمل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شاگردی میں ہو کر آپ کے فیضان عظیم الشان سے مستفید ہو کر مقام نبوت پر فائز ہونے والا ہو۔ وُہ آج بھی آسکتا ہے۔ **اور ایسی غیر تشریعی نبوت کا سلسلہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے حاصل ہو۔ قیامت تک جاری ہے"**

یہ ہیں آخری سطور ٹریکٹ ۱ کی جس کے چند دن بعد دوسرا ٹریکٹ ۲۲ فروری ۱۹۴۰ء کو شائع ہوتا ہے جس کے صفحہ ۴ کی تیسری سطر میں درج ہے:۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کا اس قدر عظیم الشان فیضان ہے۔ کہ آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی۔ نبی تراش ہے"

اب ان ہر دو عبارات کو پڑھنے کے بعد کیا کوئی انصاف پسند انسان یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ گویا خاکسار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کو ختم مانتا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "مُردہ نبی" (نعوذ باللہ) قرار دیتا اور حضرت مسیح موعودؑ کو "نیا نبی" سمجھتے ہُوئے یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ اب اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی قوتِ قدسی چلے گی؟

ڈاکٹر صاحب کا قیاس مع الفارق

زیر بحث عبارت میں (جس کو اس کے سیاق سے کاٹ کر ڈاکٹر صاحب نے پیش کیا ہے) میں نے نہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے باعث حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی "قوتِ قدسی" کو بند قرار دیا ہے۔ (اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام تو کجا کسی بھی نبی کی قوتِ قدسی کو ہر پہلو اور ہر لحاظ سے منقطع اور مسدود قرار دینا اصولِ اسلام کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس کے معنی تو یہ ہوں گے۔ کہ ہم نعوذ باللہ ان انبیاء کی پاکیزگی کے ہی منکر ہو گئے) اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کا انقطاع اشارۃً یا کنایۃً تحریر کیا ہے۔ بلکہ اس جگہ اس قسم کی بحث ہی نہیں۔ وہاں تو محض ۱۳۰۰ برس میں نبی نہ آنے سے ہمیشہ کے لئے انقطاع نبوت کے غلط استدلال کی تردید مقصود ہے۔ اس عبارت میں "وجہ شبہ" ایک لمبے زمانہ تک نبی نہ آنے کو بیان کیا گیا ہے باقی رہا۔ "قوتِ قدسی" کا بلاواسطہ یا بالواسطہ فیضان کے رنگ میں بند یا جاری ہونا۔ سو وُہ اس تشبیہ سے مستنبط ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریعی نبی ہیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام غیر تشریعی نبی۔ ظاہر ہے۔ کہ تشریعی نبی کی بعثت اپنے سے پہلے نبی کی قوتِ قدسی کے براہِ راست۔ اور بالواسطہ ہر دو قسم کے فیضان کو کلی یا جزوی طور پر بند کرنے کے مترادف ہوتی ہے۔ مگر غیر تشریعی نبی کی بعثت کسی رنگ میں بھی اپنے سے پہلے صاحبِ شریعت نبی کی قوتِ قدسی کے انقطاع کا موجب نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ ایسا گمان اس غیر تشریعی نبی کے متعلق کیا جائے جو اپنے سے پہلے تشریعی نبی کی اتباع اور پیروی سے مقام نبوت پر کھڑا ہُوا ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

پس ڈاکٹر صاحب کا "چراغ" اور "تیل" کی مثال دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے باعث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی "قوتِ قدسیہ" کا انقطاع ثابت کرنے کی کوشش کرنا قیاس مع الفارق ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔

اُمتی نبی کی بعثت رسول کریمؐ کی توہین نہیں

زیر بحث ٹریکٹ میں خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور قرآن مجید کی آیات سے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک زمانہ اُمتِ محمدیہ پر ایسا آنے والا ہے جس میں اُمتِ محمدیہ کی اکثریت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن مجید کو پسِ پشت ڈالتے ہُوئے اسلام سے عملاً کنارہ کش ہو جائے گی۔ اور ایسی انتہائی بدعملی اور بے دینی کے دَور میں اللہ تعالےٰ ایک فارسی الاصل نبی کو مبعوث فرمائے گا:۔

پس میں نے جس قسم کی نبوت کا اثبات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں کیاہے۔ اس کا ثبوت بھی آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی کے حوالہ سے اسی ٹریکٹ میں دیا ہے۔

پس جس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی پیشگوئیوں کے مطابق ہے تو پھر اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین۔ اور حضور کی قوت قدسی کے انقطاع "اور تیل" کے ختم ہو جانے کے مترادف کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سابقہ انبیاء سے تشبیہ

ڈاکٹر صاحب کو خاکسار پر ایک یہ غصہ بھی ہے۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے کیوں دی۔ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔ "دیکھیے! کہ کس طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام پرانے نبیوں کی فہرست میں چڑھا دیا۔ جن کی قوت قدسی ختم ہو چکی۔ اور جنہیں اس وجہ سے اب زندہ نبی نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ان کا فیض روحانیت ختم ہے۔"

گو ڈاکٹر صاحب کی اس "علمی موشگافی" کے جواب میں قرآن مجید کی آیت انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔ نیز درود شریف کے الفاظ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم پیش کئے جاسکتے ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال حضرت موسےٰ۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت یوسف وغیرہ انبیاء علیہم السلام سے دی گئی ہے اور ڈاکٹر صاحب سے بجا طور پر پوچھا جاسکتا ہے۔ کہ کیا آپ بھی اپنے اس اعتراض کو دہراتے ہوئے ان آیات اور درود شریف وغیرہ کی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کو بند مانتے ہیں۔ کیونکہ ان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال ان انبیاء سے دی گئی ہے۔ جن کی قوت قدسی بقول ڈاکٹر صاحب ختم ہو چکی۔ اور جنہیں اس وجہ سے اب زندہ نبی نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ان کا فیض روحانیت ختم ہے۔ مگر ممکن ہے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پر قرآن مجید کی آیات اور احادیث وتحریراتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا اتنا اثر نہ ہو جتنا ان کے اپنے "حضرت امیر" مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کا اثر ہوسکتا ہے۔ لہٰذا میں اپنی صفائی میں مولوی محمد علی صاحب کو پیش کرتے ہوئے ان کی ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کا قانون مستمرہ اور سنتِ جاریہ جو صحیح مذہبی تاریخ سے ثابت ہوتے ہیں۔ اس طرح پر واقع ہوئے ہیں۔ کہ جب کبھی دنیا میں سخت ایمانی ضعف چھا جاتا ہے۔ اور دنیا کے مذہبوں میں ایسی طاقت اور تاثیر اور قوت جذب اور اعجاز ومعجز نمائی اور زوردار براہین نہیں رہتیں۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ نے کمال فضل اور رحم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ کہ جس کے مقدم خیر مذہب حقہ میں نئی زندگی کی روح نفوذ پاتی ہے۔ اور مرجھائے ہوئے نخل ایمان پھر تروتازہ ہو جاتے ہیں۔ اسی قانون کے مطابق اللہ تعالےٰ مختلف ممالک میں انبیاء نازل فرماتا رہا ہے۔ پھر جب مسیح ۶۰۰ برس بعد عیسائی دین پر اسی قسم کی موت وارد ہوئی جس کو ۱۳۰۰ برس کا عرصہ گزر چکا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ نے حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر اسی قانون اور ان تمام پیشگوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے موعود مسیح کو قادیان میں نازل فرمایا جن کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہے"

(ریویو اردو جلد ۵ نمبر ۵ صفحہ ۱۹۱)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی اس مختصر سی تحریر میں تمام وہ امور جمع کر دیئے ہیں۔ جو میں نے اپنے زیر بحث ٹریکٹ میں تحریر کئے تھے۔ وہی ۶۰۰ اور ۱۳۰۰ برس کی بحث۔ وہی مسیح کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ۶۰۰ برس کے بعد مبعوث ہونا۔ اور وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۳۰۰ برس بعد حضرت مسیح موعودؑ کا مبعوث ہونا مذکور ہے۔ ہاں اتنا فرق ہے۔ کہ خاکسار نے اپنے مضمون میں یہ تحریر نہیں کیا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد "مذہب اسلام میں طاقت وتاثیر اور قوت جذب اور اعجاز ومعجز نمائی اور زوردار براہین" نہیں رہی تھیں۔ مگر آپ کے طریق استدلال سے تو مولوی محمد علی صاحب نے ان سب امور سے اسلام کو مبرا قرار دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی ضرورت ثابت کی ہے۔ کیا آپ مولوی محمد علی صاحب کی اس تحریر کو پڑھ کر بھی کہیں گے کہ:۔

"یہ قادیانی مبعوث ... محمد رسول اللہ صلعم کی قوت قدسی اور فیضان روحانیت کو ختم کرکے ایک نئے نبی کی ضرورت کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ یہ محمد رسول اللہ صلعم جیسے زندہ نبی کو مردہ بنانے والے حضرت مسیح موعودؑ کے متبع نہیں بلکہ مخالف اور دشمن ہیں۔"

مگر ڈاکٹر صاحب سے امید نہیں کہ وہ مولوی محمد علی صاحب کے خلاف ایک لفظ کہنے کی جرأت کریں۔

"چراغ نہیں بلکہ "آفتاب"

ڈاکٹر صاحب نے نبی کی بعثت کو "چراغ اور تیل" سے تشبیہ دی جائے۔ اور جب کوئی دوسرا نبی مبعوث ہو جائے۔ تو ان کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پہلے چراغ کا تیل ختم ہو چکا۔ اس لئے دوسرا "چراغ" جلایا گیا۔

ڈاکٹر صاحب کی اس "چراغ" "اور تیل" والی مثال کے جواب میں میں ان کو ان کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کی وساطت سے غلط فہمی کی شب تاریک سے نکالکر روز روشن میں پہونچانے کی کوشش کرتا ہوں:۔

جناب مولوی محمد علی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ کے پے در پے نبی اور رسول بھیجنے سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ہر نبی کے ظہور کے کچھ مدت بعد وہ ایمان دل سے اٹھ جاتا تھا۔ اور اس لئے پھر دوسرا نبی اس ایمان کو ازسرنو تازہ کرنے کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ ایک انبیاء کے سلسلے کو ماننے والے کے لئے اس سے زیادہ واضح ثبوت اس بات کا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے۔ کہ جب کبھی دنیا کے لوگ خدا سے بالکل قطع تعلق کرکے دنیا پر جھک پڑے۔ اور ان کے دلوں سے اللہ تعالےٰ کی ہستی کا زندہ ایمان اور کامل یقین کم ہو گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے کسی نبی کی بعثت سے ہی اس کا علاج کیا۔ اور یہ کبھی نہ ہوا کہ ایسے وقت میں کوئی انسانی کوشش کبھی کارگر ہوئی ہو ...... مثال کے طور پر نبی کے وجود کو آفتاب سے مشابہت دے سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسے ایک کا وجود دنیا میں نور پھیلاتا ہے۔ دوسرے کا وجود روحانی انوار اور برکات کا ذریعہ ہوتا ہے۔ پس جس طرح آفتاب کے غروب ہو جانے کے بعد محض گزشتہ آفتاب کے انوار کے قصے واقعی روشنی پیدا نہیں کرسکتے۔ اسی طرح نبی کے نشانات جب مشاہدہ کی حد سے گذر کر قصہ اور کہانی کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں تو ان قصوں اور کہانیوں سے نور ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ آفتاب نبوت ظہور کرکے دوبارہ اس کی تیز شعاعیں تمام تاریکیوں کو پاش پاش نہ کریں۔ یہ خدا کی سنت لاتبدیل ہے .... ایسے ہی ایک نفس زکیہ کی ضرورت اس زمانہ میں بھی تھی۔ کیونکہ اس زمانہ میں لوگوں کے نفسانی جذبات حد سے گزر گئے۔ اور ایمان گویا بالکل ہی دنیا سے اٹھ گیا۔ پس خدا نے اپنی قدیم سنت کے مطابق ولن تجد لسنة اللہ تبدیلاً۔ ایک شخص کو اسی طرح مامور فرمایا۔ جس کے ہاتھ سے اس نے ایسے ہی خارق عادت امور اور نشانات ظاہر فرمائے جیسے وہ ہمیشہ انبیاء کے ہاتھ پر ظاہر فرماتا ہے۔"

(ریویو جلد ۴ نمبر ۱۲ صفحہ ۴۶۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

431

اس عبارت میں مولوی محمد علی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "گذشتہ آفتاب" اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات ومعجزات کو "قصے اور کہانیاں" قرار دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد "نئے نبی" یا "دوسرے نبی" کی ضرورت کو ثابت کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالا کون ہے!

تعجب ہے کہ اگرچہ ہم یہ ایمان رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا فیضان قیامت تک جاری ہے۔ اور اس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے۔ کہ آئندہ کوئی شخص نبی نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ حضور کی غلامی کا جوا اپنے کندھے پر نہ رکھے۔ اب قیامت تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نبوت جاری ہے۔ کیونکہ حضور کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور حضور کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ تو ہم دشمنِ اسلام اور دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہلائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی "قوتِ قدسی" کو بند ماننے والے۔ اور حضور کو "مردہ نبی" (نعوذ باللہ) قرار دینے والے نہیں۔ لیکن اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ اور ان کے ہم خیال غیر مبایعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک نبوت کی نعمت سے تمام بنی نوع انسان کو محروم قرار دینے والا قرار دیں۔ حضور کی اتباع اور متابعت سے بجز مجددیت اور محدثیت کے کسی مقام کا حصول ممتنع قرار دیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد امت محمدیہ میں کفر و بدعت و ضلالت کا وجود اور تیس کذابوں اور دجالوں کی آمد کو ممکن بلکہ واجبی قرار دیتے ہوئے دوسری طرف حضور کی قوت قدسیہ کے طفیل حضور کی متابعت سے کسی غیر تشریعی نبی کا پیدا ہونا ممتنع قرار دے کر حضور کی قوت قدسیہ کا عملاً انکار کریں۔ تو پھر بھی وہ حضور کو "زندہ نبی" کے ماننے والے کہلائیں۔

ہمارا عقیدہ

میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم قرآن مجید کے بعد کسی شریعت کے قائل نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء اور افضل الانبیاء مانتے ہیں۔ اور حضور کے بعد قیامت تک ہر ایسے مدعیٔ نبوت کو جو حضور کی پیروی اور متابعت کے بغیر مقام نبوت کے حصول کا مدعی ہو۔ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع بالواسطہ غیر تشریعی نبوت سمجھ کر اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک ایسی نبوت کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے یہی ہمارا عقیدہ اور یہی ہمارا ایمان ہے اگر اس کے باوجود ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ان کے ہم خیال ہمارے اس عقیدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا باعث قرار دیتے ہیں۔ تو اس کا ہمارے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کے سوا اور کوئی جواب نہیں کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ویدوں کی تعداد

موجودہ ویدک دھرمیوں کا یہ کہنا کہ وید چار ہیں اور یہ چاروں وید ازل سے چلے آرہے ہیں۔ ویدک لٹریچر کے رو سے پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ ویدک دھرمیوں میں ویدوں کی تعداد کے متعلق اختلاف چلا آرہا ہے

مہابھارت آدی پرب میں لکھا ہے۔ کہ پہلے وید ایک ہی تھا۔ کرشن دویپ آئن نے اس کے چار حصے کرکے چار علیحدہ وید بنا دیئے اسی واسطے اسکا نام وید ویاس ہوگیا۔

شری مت بھاگوت سکند ۱ ادھیائے ۴ میں لکھا ہے۔ "وید میں چار قسم کا کام دیکھ کر یگیہ کی تفصیل اور ترقی کے لئے وید ویاس نے وید کو الگ الگ کرکے چار بنا دیئے ... اسی واسطے اس کا نام وید ویاس ہے۔

پھر اسی کتاب کے سکند ۱۲ شلوک ۴۹ میں لکھا ہے ستیہ وتی کے بیٹے (کرشن دویپ آئن) نے وید کو چار قسم کا بنا دیا۔

مہابھارت آدی پرب میں لکھا ہے۔ "تپ اور برہمچریہ کے زور سے ستیہ وتی کے بیٹے وید ویاس نے ایک وید کو چار کر کے اس پاک تاریخ (یعنی تاریخی کہانیوں والے) ویدوں کو بنا دیا"۔ پھر سنسکرت ودیا اپاکھیان کے ۱۷ پر لکھا ہے۔ "پہلے وید ایک تھا۔ اس بارے میں ہمارے شاستر کاروں (مصنفوں) کا مت ٹھیک ہے۔ پرمانگ (مدلل) پایا گیا ہے کہ سارے کا سارا وید بھاگ اوس (ایک وید) میں ملا ہوا تھا۔ جب شری وید ویاس جی نے اسکو چار یگیہ کرانے والے براہمنوں کے واسطے جدا جدا اگر نسخوں میں کر دیا۔ تو اسکا پرکار (صورت) یہ ہوئی۔ کہ ہوتا کے لئے رگوید ادھورپو کیلئے یجروید۔ اوگاتا کیلئے سام وید برہما کے لئے اتھروید" ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ وید ویاس جی نے ایک وید کو چار میں تقسیم کر دیا۔ وید ویاس کا لقب بھی انکے اس کے کارنامے پر دلیل ہے۔ کیونکہ ان کا اصل نام کرشن دویپ آئن تھا۔ جب انہوں نے ویدوں کی تقسیم کی تو ان کا لقب وید ویاس ہوگیا۔ جس کے معنے ہیں ویدوں کو الگ الگ کرنے والا۔ آج ہندوؤں میں اکثر ایسے لوگ ہیں جو اس انسان کے اصل نام سے ناواقف ہیں۔ اور وہ سب اسے وید ویاس کے نام سے ہی جانتے ہیں۔ ہندوؤں کی اکثر پستکوں میں بھی ان کا ذکر وید ویاس کہہ کر کیا گیا ہے۔

وید ویاس جی نے جب ایک وید کو چار ویدوں میں تقسیم کر دیا تو پھر ان چاروں پر ہی سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ وید ویاس جی کے شاگردوں کے ذریعہ وید کی کئی شاخیں بن گئیں۔ چنانچہ شری مت بھاگوت میں لکھا ہے۔ "وید ویاس کے پیل نامی شاگرد نے رگوید کو اچھی طرح پڑھا۔ جیمنی نے سام وید کو اچھی طرح گانا سیکھا۔ ویشمپائن نے یجروید کو۔ اور سمنتو نے اتھروید کو اچھی طرح پڑھا اس زمانہ میں کاغذ تو نہیں ملتا تھا۔ درختوں کی چھال وغیرہ پر منتر لکھے ہوتے تھے اس لئے زبانی یاد کرانے کا طریقہ عام طور پر جاری تھا۔ اور ایک مدت تک یہی رہا۔ اور اس طرح منتروں میں کچھ فرق پڑتا گیا۔ اور آخر یہ فرق اتنا بڑھ گیا۔ کہ کمی بیشی ہوکر ان چار ویدوں کی سینکڑوں صورتیں بن گئیں۔ چنانچہ آریہ ودیا سدھاکر میں لکھتا ہے۔ کہ اور وید کو رٹاتے وقت استادوں کا وید کے منتروں اور جملوں میں جو اختلاف ہوا وہی اختلاف وید کی شاخوں کی علت ہے"۔

ان حوالوں سے معلوم ہوا۔ کہ وید دراصل ایک تھا جس کے چار بنائے گئے اور پھر ان چاروں کے آگے تقسیم ہوتی گئی۔ اب ویدوں کے متعلق منوجی کا قول پیش کیا جاتا ہے۔ جو کہ ویدک دھرمیوں میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ ویدک دھرمیوں کا یہ کہنا کہ وید چار ہیں غلط بات ہے وید تین ہیں۔ چنانچہ منوسمرتی جس کو ویدک دھرمی خاص عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس میں لکھا ہے۔ ادھیائے ۱ شلوک ۲۳ "اس سناتن برہم نے یگ کی سدھی کیلئے اگنی۔ وایو۔ اور سورج سے قاعدے کے مطابق رگ۔ یجر اور سام وید ان تین کو نبایا۔ اس کے بعد منوجی نے ویدوں کے پڑھنے کے لئے جو وقت مقرر کیا ہے اس میں تین ویدوں کا ہی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ادھیائے ۳ شلوک ۱ میں منوجی بیان کرتے ہیں۔ "ودیارتھی کو چاہیئے کہ اپنے گورو (استاد) کے آشرم (جگہ) میں رہتا ہوا۔ اور برہم چری ورت کا پالن کرتا ہوا ۳۶ برس تک ویدوں کو پڑھے"

الغرض منوجی نے کہیں بھی چار ویدوں کا ذکر نہیں کیا۔ ویدوں کی تعداد میں یہ اختلاف کہ کبھی یہ ایک تھا۔ کسی زمانہ میں تین ہو گئے۔ کسی زمانہ میں چار رہتے۔ اور کسی زمانہ میں ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی۔ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ موجودہ وید شروع زمانہ سے ہی انسانی دست برد سے نہیں بچ سکے *

خاکسار:۔ بشیر احمد ودیارتھی مولوی فاضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں احمدیت کی روزافزوں ترقی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ سیرالیون میں جماعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اس وقت تک سیرالیون کے دارالسلطنت فری ٹاؤن کے علاوہ متعدد مقامات میں بڑی بڑی جماعتیں اور بفضلہ تعالیٰ مستحکم مراکز قائم کئے جا چکے ہیں۔

میرے سیرالیون میں پہنچنے کے بعد مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ انچارج اور خاکسار نے تمام جماعتوں اور مراکز کا دورہ کرنے کا ارادہ کیا۔ سیرالیون کا تمام ملک دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔ صدرن منٹی (?) اور ناردرن مینٹے۔ اور چونکہ صدرن پراونس میں جماعتیں زیادہ قائم ہیں۔ جن میں روکوپر کی جماعت خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ وہاں پر مولوی صاحب نے گذشتہ سال سے ایک سکول بھی کھولا ہوا ہے جو کافی ترقی کر رہا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ مکرمی مولوی صاحب کو ان مراکز میں گئے تقریباً نصف سال ہو چکا تھا اس لئے ہم نے پہلے اس کی طرف کا قصد کیا۔

ہم مورخہ ۱۴ مارچ کو بذریعہ کشتی روکوپر آئے جماعت کے دوست پہلے سے انتظار کر رہے تھے۔ رات کے ایک بجے کے قریب وہاں پہنچے خدا کے فضل و کرم سے جماعت کے دوست بہت مخلص ہیں۔ یہاں ایک ماہ کے قریب قیام کیا دوران قیام میں صبح و شام مسجد میں تبلیغی اور تربیتی لیکچر دیئے جاتے رہے۔ اس کے علاوہ چیف کے مکان پر دو دفعہ لوگوں کو اکٹھا کر کے تبلیغ کی۔ اس عرصہ میں بعض دوسرے گاؤں کا جن میں سے بعض میں جماعتیں کچھ مدت سے قائم ہیں۔ لیکن مستحکم نہیں اور بعض میں ابھی قائم نہیں ہوئیں دورہ کرتے رہے۔ روکوپر کے علاقہ کا پیرا ماؤنٹ چیف بت پرست ہے۔ ایک دفعہ اس کے گاؤں میں گئے اور اس کو اور اس کے گاؤں کے لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی تقریباً تین گھنٹے تک تبلیغ کی۔ اسی طرح ایک گاؤں روبا بیہ گئے جہاں بعض احمدی موجود ہیں گئے اور تمام گاؤں کے لوگوں کو چیف کے مکان پر اکٹھا کر کے تبلیغی لیکچر دیئے ایک گاؤں کامبابیں گئے۔ وہاں پر چیف کو تبلیغ کی جو احمدیت کے بہت قریب ہے۔ اس کے بعد گاؤں کے ہر گھر میں پہنچ کر عورتوں بچوں اور مردوں کو نماز وغیرہ کی تلقین کی۔ چند دن بعد ایک گاؤں روسینو میں بذریعہ کشتی گئے جہاں پر دو دن باقاعدہ صبح و شام لیکچر دینے کا موقع ملا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا بعض نے بیعت بھی کی۔ وہاں پر ہمارا ایک پرانا مخلص احمدی موجود تھا اس نے ایک پونڈ چندہ دیا اس کے بعد پیدل ایک گاؤں لوٹی میں گئے وہاں پر بھی تین لیکچر دیئے۔ اور تمام گاؤں کے لوگوں کو اسلام کی حقیقت اور احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ وہاں پر ہمارا زیادہ دیر ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن مجھے شدید بخار ہو گیا جس کی وجہ سے مجبوراً روکوپر واپس آنا پڑا۔ روکوپر سکول میں بعض اصلاحات کی ضرورت تھی۔ سکول کا مولوی صاحب نے باقاعدہ معائنہ کیا اور ہدایات جاری کیں۔ روکوپر میں علاوہ لیکچروں کے تمام گھروں میں فرداً فرداً پہنچ کر عورتوں مردوں کو تبلیغ کرتے رہے اور نماز کی تلقین کی۔

۳ اپریل کو ہم نے روکوپر سے واپس فری ٹاؤن جانے کا ارادہ کیا کشتی کے ذریعہ فری ٹاؤن پہنچے اور وہاں ایک ہفتہ کے قریب قیام کیا دوران قیام میں مختلف لوگوں سے ملتے جاتے رہے اور بعض لوگ مکان پر بھی آتے اور خدا کے فضل سے کافی طور پر تبلیغ کا موقع ملا روکوپر کے سکول کے ٹیچر اور چند لڑکوں کو بھی ہم اس ارادے سے ساتھ لائے کہ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن سے اجازت حاصل کر کے ٹیچر اور لڑکوں کو فری ٹاؤن کے مختلف سکولوں میں بھیجا جائے تاکہ چند دنوں میں وہ تجربہ حاصل کر لیں۔ کہ فری ٹاؤن کے سکولوں کا طرز تعلیم اور نظام کس رنگ کا ہے اس غرض سے ڈائریکٹر کو ملے اس نے ہماری خواہش کے مطابق ٹیچر اور طالب علموں کے لئے ایک باقاعدہ پروگرام بنا کر تمام سکولوں کو اطلاع دے دی اور اس طرح تقریباً چھ دن باقاعدہ ہمارے طالب علم اور سکول ماسٹر مختلف سکولوں میں جاتے رہے۔ آخر میں ڈائریکٹر نے سکول ٹیچر کے نوٹوں کا بھی معائنہ کیا اور بہت خوش ہوا۔ اس سال ہمارے سکول کو بفضل خدا سرکاری ایڈ بھی ملنے کی امید ہے۔ شہر کے بڑے لوگوں سے مل کر ایک دن پبلک لیکچر کا انتظام کیا گیا اور ہم نے لیکچر دیئے۔ جن میں احمدیت کا بڑے زور سے ذکر کیا۔ سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ اس طرح بھی احمدیت پر کافی روشنی ڈالنے کا موقع ملا۔ مورخہ ۲۳ اپریل کو بذریعہ ریل گاڑی ناردرن مینٹے پراونس کی جماعتوں کی طرف روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے اس علاقے کے بڑے شہر بو میں پہنچے وہاں چند یوم قیام کیا۔ اور انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اس کے بعد ایک گاؤں ٹوانیاما میں چیف کے بلانے پر گئے وہاں پر پہلے کوئی جماعت قائم نہ تھی سوائے چند مسلمانوں کے باقی اہالی یا تو بت پرست ہیں یا عیسائی ہیں وہاں پر چار دن ٹھہرے اور روزانہ چیف کے مکان پر لیکچر دیئے جاتے رہے مسلمانوں کو پرائیویٹ طور پر مسجد میں احمدیت کے متعلق بتایا اور خدا کے فضل سے چودہ آدمیوں نے بیعت کی چیف اور دیگر بڑے لوگوں نے غور کرنے کا وعدہ کیا نماز بھی شروع کی دو دفعہ چیف کے مکان پر چیف سمیت لوگوں کو نماز پڑھائی۔ بعض عیسائیوں کو پرائیویٹ طور پر تبلیغ کی گئی عیسائیت کی حقیقت کو لیکچروں میں بھی واضح کیا گیا۔ وہاں پر ایک عیسائی سکول کے ہیڈ سکول کو پڑھنے کے لئے کتب دی گئیں۔ بعض عیسائیوں نے کچھ مخالفانہ رنگ بھی اختیار کیا۔ مگر خدا کے فضل سے عیسائیت کی حقیقت واضح کرنے کا کافی موقع ملا اور امید ہے وہاں پر ہمیں خدا تعالیٰ کامیابی دے گا۔ بعض لوگوں کی بیعت کی وجہ سے خدا کے فضل سے۔ وہاں نیا مرکز قائم ہو گیا ہے۔

اس کے بعد بذریعہ لاری ایک گاؤں موبالو آئے۔ جہاں پر ہمارا ایک مخلص شامی احمدی السید حسن ابراہیم رہتا ہے۔ یہاں انفرادی طور پر عیسائیت کے متعلق گفتگو کی گئی چیف اور تقریباً تمام لوگ مشرک ہیں چیف کے مکان پر تمام گاؤں کو اکٹھا کر کے چند لیکچر دیئے۔ اور نمازیں بھی پڑھائی۔ چیف اور دیگر لوگوں نے غور کرنے کا وعدہ کیا۔ قریب ہی دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بیٹے فونامی ہے وہاں کے لوگوں کی دعوت پر وہاں بھی گئے اور رات کے وقت نماز کے بعد عام طور پر اسلام اور احمدیت پر لیکچر دیا وہاں پر بھی چالیس کے قریب مسلمان موجود ہیں جو خدا کے فضل سے احمدیت کے بہت قریب ہیں اور بعض ان میں سے بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں اس میں ہمارے بھائی السید حسن ابراہیم کی تبلیغ اور مساعی کا بہت دخل ہے اگلے دن میں اور مکرمی مولوی صاحب پھر وہاں گئے اور صبح کی نماز پڑھائی نماز کے بعد دوبارہ ان کو احمدیت کی حقیقت سمجھائی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کی مساعی کو قبول فرمائے اور جلد جلد جماعت کو اس ملک میں ترقی دے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے میں اپنے آقا و مولا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان جماعت کی خدمت میں بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ... کی توفیق دے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

432

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۴۔اگست روسی اور جرمن پولینڈ کی سرحدات پر زبردست فوجی سرگرمیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ اور روس کے کئی دستے سرحد پر پہنچ گئے ہیں۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ روس نے جرمنی سے دار کا مطالبہ کیا ہے تاکہ وہ اپنی ڈیفنس لائن کو اور زیادہ آگے بڑھا سکے۔ لیکن جرمن پولینڈ کے افسران اعلےٰ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پولینڈ کی موجودہ سرحدوں میں رد و بدل کا کوئی امکان نہیں۔

لنڈن ۔۴۔اگست برطانوی کیبنٹ میں اہم تبدیلیوں کی توقع کی جارہی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ لارڈ بیور بروک جو پچھلی جنگ میں وزیر اطلاعات تھے۔ مسٹر ڈف کوپر کی جگہ وزیر اطلاعات مقرر ہوجائیں گے لارڈ ہیلی فیکس کی جگہ مسٹر لائڈ جارج کو کیبنٹ میں لیا جائے گا۔ مسٹر چیمبرلین کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ علالت کی وجہ سے شائد وہ خود ہی اپنی ذمہ واریوں سے سبکدوش ہوجائیں۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسٹر لائڈ جارج نے مسٹر چرچل کی جنگی کیبنٹ میں شامل ہونا منظور کرلیا ہے

نیویارک ۴۔اگست جرمنی نے فرانس کے مقبوضہ علاقہ اور سوئٹزرلینڈ کی سرحدوں کو جنیوا سے باہل تک کل سے بند کردینے کے احکام جاری کردیئے ہیں۔

واشنگٹن ۴۔اگست سینٹ نے جبری بھرتی کو دس لاکھ سپاہیوں تک محدود رکھنے کی تحریک کو مسترد کردیا ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک اعلان میں کہا کہ ملکی بچاؤ کے لئے فوجی بھرتی میں کوئی کسر چھوڑی نہیں جائے گی۔

وشی ۴۔اگست پیٹان گورنمنٹ نے ان فرانسیسیوں کے لئے جو حکومت کی اجازت کے بغیر غیرملکی فوج میں بھرتی ہونگے یا دوسرے لوگوں کو بھرتی کرائیں گے خواہ وہ ملک فرانس کے خلاف جنگ میں معروف نہ بھی ہوں۔ موت کی سزا مقرر کی ہے۔ نیز جو فرانسیسی ۱۵۔اگست تک واپس فرانس نہ آئیں گے۔ وہ فرانسیسی قومیت سے خارج سمجھے جائیں گے۔

ٹورانٹو ۴۔اگست برطانوی ہوابازوں کی پہلی پارٹی جو ۲۲ نوجوانوں پر مشتمل ہے ایمپائر ٹریننگ سکیم کے ماتحت ہوابازی کی تربیت حاصل کرنے کے لئے کینیڈا پہنچ گئی ہے۔

لنڈن ۔۴۔اگست لیبیا کی سرحدوں سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اٹلی نے وہاں بھاری تعداد میں فوجیں جمع کر رکھی ہیں۔ ان فوجوں کی بیشتر تعداد مصر کے علاقہ سولم کے قریب منڈلاتی ہوئی نظر آتی ہے۔

نیویارک ۴۔اگست امریکہ کے اسلحہ خریدنے والی برطانوی کمیٹی کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ اب امریکہ سے ہر ماہ تین سو ہوائی جہاز آرہے ہیں۔ پچھلے ماہ یہ تعداد ۲ سو تھی۔ اس کمیٹی نے یہ بھی کہا کہ ہم نے امریکہ سے بیس کروڑ ڈالر سے زیادہ مالیت کا جنگی سامان خرید کیا ہے۔

واشنگٹن ۳۔اگست آج ایوان نمائندگان نے ایک بل پاس کیا۔ جس کے رو سے امریکن جہازوں کو پناہ گزین بچے لانے کی اجازت ہوگی۔ لیکن شرط یہ عائد کی گئی ہے۔ کہ یہ جہاز اسی صورت میں کام کرسکینگے جب تمام لڑنے والے فریق ان جہازوں کی سلامتی کا یقین دلائیں گے۔ اس کام کے لئے جو جہاز بھی متعین ہوں گے۔ سب غیرمسلح ہوں گے۔

لنڈن ۴۔اگست ماسکو ریڈیو کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ روسی پارلیمنٹ نے رومانیہ کے علاقہ بسریبیا کے بیشتر حصہ اور شمالی بکوونیا کو سوویٹ یوکرین میں شامل کرلیا ہے۔

لنڈن ۴۔اگست جنرل ڈیگال نے ایک اعلان میں لکھا ہے۔ کہ مجھے فرانس کی حکومت کی جسٹس کمیٹی نے موت کی سزا دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ حکم دشمن کے ایماء سے جاری کیا گیا ہے۔ لیکن مجھے کامل یقین ہے۔ کہ ایک نہ ایک دن اس دشمن کو فرانس کی سرزمین سے نکال دیا جائیگا اس دن میں عوام کے ہر حکم کو ماننے کے لئے سر تسلیم خم کردوں گا۔

شنگھائی ۴۔اگست شہر میں دہشت انگیزی کی بکثرت وارداتیں ہورہی ہیں۔ چنانچہ چین کی سب سے بڑی کوئلہ کمپنی کے مینیجر کو اغوا کرلیا گیا۔ اسی طرح چین کے سرکاری بنک کے مینیجر پر قاتلانہ حملہ ہوا لیکن گولی کا نشانہ چوک جانے سے وہ بال بال بچ گئے۔

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں اسی طرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے اسی حکمت کے ماتحت پڑھتے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے۔ جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں۔ ان کو کتاب خاتم النبیین دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے۔ ختم کرنیکے بعد ہی اس کو ہاتھ سے رکھیگا صفحات سات سو غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کردیگی۔ قیمت دو روپیہ۔ مینیجر لٹریچر منزل عابد منزل بلیماراں دہلی سے منگائیے

اراضیات سندھ کے لئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت

اراضیات سندھ کے لئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت ہے۔ نئی زمین اور نہری پانی بافراط ہونے کی وجہ سے محنتی کاشتکاروں کے لئے فائدہ کی اچھی صورت ہے۔ سندھ پہنچنے کے بعد ابتدائی ضرورتوں کے لئے مناسب مالی امداد بھی دی جائیگی اصحاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جاکر فائدہ اٹھائیں۔

جملہ خط و کتابت بنام سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گرجاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے تحریر فرماتے ہیں "سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ کھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں۔"

الہام الیس اللّٰہ بکاف عبدہ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا طیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۲ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ کھنیا لال صراف قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنگلور ۴ اگست مہاراجہ صاحب میسور جو عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے کل رات وفات پا گئے آج ان کی نعش اٹھائی گئی۔ ارتھی کے ساتھ بے شمار آدمی تھے۔ اس موقعہ پر جن لوگوں کی طرف سے اظہار ہمدردی کے پیغام پہنچے ان میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سکرٹری اور مسٹر ستیہ مورتی بھی شامل ہیں۔ مسٹر ستیہ مورتی نے کہا کہ مہاراجہ صاحب کو ریاست کے لوگوں کی بھلائی کا بہت خیال رہتا تھا۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ آپ بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور ریاست کے تمام لوگ آپ سے خوش تھے۔

دہلی ۴ اگست آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر ساورکر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہتھیار بند کے مقابلہ میں ہتھیار بند ہونا بالکل جائز اور درست ہے اور اسی سے انسان کو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ جس طرح تشدد سے ہر حالت میں کام لینا برا ہے اسی طرح ہر حالت میں عدم تشدد پر کاربند رہنا بھی درست نہیں۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنے ریزولیوشن کے ذریعہ کسی حد تک تشدد کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے مگر یہ کافی نہیں۔ ابھی اس میں اور زیادہ اصلاح کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۴ اگست۔ انگریزی فوجوں نے ایبے سینیا کی سرحد پر اطالوی چوکی پر قبضہ کر لیا ہے اطالوی فوج نے واپسی کے لئے حملہ کیا مگر اسے منہ کی کھانی پڑی۔ اس لڑائی میں ۳۵ اطالوی سپاہی مارے گئے انگریزی فوجوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا

لنڈن ۴ اگست انگریزی ہوائی جہاز لیبیا میں بدستور تباہی مچا رہے ہیں۔ کل ایک بندرگاہ پر کئی حملے کئے اور دو جہازوں کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ مگر انگریزی جہاز سب کے سب سلامتی کے ساتھ اپنے اڈوں پر واپس پہنچ گئے

لنڈن ۴ اگست جرمنی کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا ہے کہ اس نے برطانیہ کی ناکہ بندی کر دی ہے حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ کو باہر سے اس قدر مال مل رہا ہے کہ وہ نہ صرف لڑائی کی ضروریات کو پورا کر رہا ہے بلکہ بیرونی ممالک کو بھی مال بھیج رہا ہے۔ تجارتی جہاز برطانیہ ہیں۔ اگر دو کروڑ ٹن مال لائے ان میں سے صرف ۵۴ جہاز ڈوبے جن میں سے بعض غیر جانبدار ممالک کے بھی تھے۔ اس کے مقابلہ میں جرمنی کو اس وقت تک گیارہ لاکھ ۴۲ ہزار ٹن تجارتی جہازوں کا نقصان پہنچ چکا ہے۔ برطانیہ سے امریکہ جانے والے مال میں بھی کوئی کمی نہیں آئی۔

انقرہ ۴ اگست۔ ترکی میں رہنے والے جرمن سفیر نے آج بلغاریہ کے بادشاہ سے بات چیت کی۔

دہلی ۴ اگست۔ بنگال میں تین سو فوجی افسروں کی ٹریننگ کا انتظام پہلے ہی تھا۔ اب بنگلور اور جبل پور کے کارخانوں میں بھی سامان جنگ کی تیاری کے لئے کام شروع کر دیا گیا ہے

لنڈن ۳ اگست ہوائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ ۳ مہینوں میں رائل ایئر فورس کے جنگی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے صنعتی علاقوں فوجی مقامات اور فضائی اڈوں پر جو ایک ہزار سے زیادہ ہوائی حملے کئے وہ بہت ہی کامیاب رہے۔ اسلحہ ساز فیکٹریاں۔ ہوائی اڈے۔ ریلوے سٹیشن نہریں۔ فوجی بندرگاہیں۔ فوجیں لے جانے والے چھوٹے اور بڑے جہاز اور تیل کے ذخیرے سب تباہ کر دیئے گئے دشمن کی جنگی کوششوں پر ان حملوں کا نمایاں اثر ہوا ہے

لنڈن ۳ اگست۔ دشمن کے حملوں کے باوجود برطانیہ کے تمام ساحلوں کی بندرگاہوں میں تجارتی جہازوں کی آمد و رفت بدستور جاری ہے۔ گذشتہ جمعرات کو تجارتی جہازوں کے ایک قافلہ پر جرمن طیاروں نے حملہ کیا تھا۔ مگر انہیں شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ اور ان کے ۲۸ بمبار ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے

ٹوکیو ۳ اگست ایک جاپانی اخبار لکھتا ہے کہ جاپان گورنمنٹ اپنے وزیر خارجہ کو برلن بھیجنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

لنڈن ۳ اگست ڈیفینس ریگولیشن کے ماتحت دو جاپانیوں کو جو دو مشہور کمپنیوں کے مینیجر ہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گرفتاریاں جاپان میں انگریزوں کی گرفتاریوں کا انتقام لینے کے لئے ہی کی گئیں۔

شملہ ۳ اگست پنجاب گورنمنٹ نے بی بی رگھبیر کور ایم ایل اے کو ڈیفینس آف انڈیا رولز کے ماتحت نوٹس دیا ہے کہ وہ پبلک جلسوں میں شامل نہ ہوں اور نہ ہی جلسوں اور جلوسوں وغیرہ میں تقریریں کریں۔

انگورہ ۳ اگست معلوم ہوا ہے کہ البانیہ کے شاہ زوگ نے اپنی خدمات ترکی کو پیش کر دی ہیں۔

ماسکو ۳ اگست۔ کوناس کی خبر ہے کہ لیتھونیا کے وزیر اعظم لتھونیا کے روس کے ساتھ الحاق سے چند دن پیشتر ہی جرمنی بھاگ گئے تھے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ لتھونیا میں بغاوت ہونے والی ہے اور کہ روس اس ملک کو اپنے ساتھ ملا لے گا چنانچہ انہوں نے جان بچانے کی خاطر جرمنی میں پناہ لی۔

شملہ ۳ اگست معلوم ہوا ہے کہ فوجی حکام نے پہلی مرتبہ ہندوستان میں موٹر سائیکلوں کا فوجی دستہ تیار کرنے کی تجویز کی ہے کہا گیا ہے کہ ہندوستان کے جغرافیائی حالات اس دستے کو فوری طور پر قائم کرنے کے بالکل موزوں ہیں

شملہ ۳ اگست یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ شہری گارڈوں کے متعلق آرڈیننس اگلے ہفتہ کے شروع میں جاری کیا جائے گا۔

لنڈن ۴ اگست جرمنوں نے تمام فرانسیسی بنکوں کو اپنی نگرانی میں لے لیا ہے اور ایک جرمن افسر مقرر کر دیا ہے جو تمام بنکوں کی دیکھ بھال کریگا

لنڈن ۴ اگست فرانسیسی ہوائی جہازوں نے انگریزی ہوائی جہازوں کے ساتھ مل کر افریقہ میں دشمن سے لڑنا شروع کر دیا ہے قاہرہ کا ایک تازہ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انگریزی اور فرانسیسی ہوائی جہاز حبش کے علاقہ پر اڑے اور بہت سی پتہ کی باتیں معلوم کر کے واپس لوٹے

دہلی ۴ اگست بہاولپور کی حکومتوں اور انڈین سٹیٹس کی گذشتہ کیبنٹ کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کے رو سے سندھ کیبنٹ کی آئینی حیثیت گورنمنٹ نے تسلیم کر لی ہے نیز اس سمجھوتہ کے مطابق گذشتہ کیبنٹ کا موجودہ ڈھانچہ بدل دیا جائے گا اور اس کے معاملات میں گورنمنٹ پہلے زیادہ دخل دے سکے گی نئے قواعد کے مطابق سندھ کیبنٹ کا ہیڈ کوآرٹر سانیور ہوگا۔ کھانڈ کا بھاؤ مقرر کرنے کے لئے گورنمنٹ ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔ گورنمنٹ کا منشا یہ ہے کہ کھانڈ کی موجودہ قیمت گھٹا دی جائے

دہلی ۴ اگست ہندوستان میں یورپینوں کی جبری بھرتی کے لئے ایک آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے جس کے رو سے ۱۸ سے ۵۰ سال تک کی عمر کے ہر یورپین کو فوجی خدمت کے لئے بلایا جا سکے گا۔ لیکن گورنمنٹ ابھی صرف ۱۹ سے ۳۵ سال کی عمر تک کے لوگوں کو بلانا چاہتی ہے۔ ہاں کچھ ٹیکنیکل کاموں کے لئے شاید ۵۰ سال یا اس سے زیادہ عمر کے آدمی بھی بلا لئے جائیں۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ کارخانوں کی ضروریات کا خیال رکھا جائے گا۔

بھوپال ۴ اگست آج مہاراجہ صاحب میسور کے ماتم میں بھوپال کے سرکاری

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah